سوال

(1) غیر اللہ کےلیے سجدہ بالاتفاق حرام ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاته

غیر   کےلیے سجدہ بالاتفاق حرام ہے، جبکہ بعض حضرات سجدۂ تعظیمی اور سجدۂ عبادت میں فرق کرتے ہیں۔ پہلے کو حرام اور دوسرے کو شرک قرار دیتے ہیں، کیا یہ تفریق صحیح ہے، نیز اس میں فاعل کی نیت اور عقیدے کا کوئی دخل ہے یا نہیں، اگر شرک ہے تو کس درجے کا؟ کیا تعظیمی سجدے کی طرح تعظیمی رکوع، تعظیمی قیام اور تعظیمی طواف بھی شرک ہے؟ کیا یہ مظاہرِ عبودیت زندہ اور مردہ کےلیے یکساں حکم رکھتے ہیں یا ان میں کوئی فرق ہے؟ تکفیر وخارجیت کے فتنوں کو مدنظر رکھتے ہوئے جواب دیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ا تعالیٰ نے جن وانس کو اپنی عبادت کےلیے پیدا کیا ہے۔ [۵۱/الذاریات : ۵۶]

ا تعالیٰ کی عبادت سے مراد یہ ہے کہ اس کے حضور انتہائی عاجزی، لاچاری، بے بسی اور انکساری کا اظہار کیا جائے۔ عبادت کے اظہار کےلیے قیام، رکوع اور سجدے کو بطور ذریعہ استعمال کیا جاتا ہے، جبکہ شرک اور عبادت دونوں متضاد چیزیں ہیں۔ ا تعالیٰ نے جہاں شرک کو ناقابل معافی جرم قرار دیا ہے، اسی طرح اس کی طرف کھلنے والے تمام دروازوں کو بھی بند کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تعظیم کے طور پر غیرا   کےلیے قیام، رکوع اور سجدہ بھی حرام ہے، جیساکہ درج ذیل احادیث سے معلوم ہوتا ہے: ''جو شخص پسند کرتا ہے کہ لوگ اس کےلیے دست بستہ کھڑے ہوں، وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔'' [ابوداؤد، الادب : ۵۲۲۹]

رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ بیماری کی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھائی جبکہ لوگ آپ کے پیچھے کھڑے تھے تو آپ نے فرمایا: ''ایسا مت کیا کرو، جیساکہ اہل فارس اپنے ''بڑوں'' کے ساتھ کرتے ہیں۔'' [ابوداؤد، الصلوٰۃ : ۶۰۲]

رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم بیماری کی وجہ سے سہارا لے کر تشریف لائے تو لوگ آپ کے سامنے دست بستہ کھڑے ہوگئے آپ نے فرمایا: ''تم عجمیوں کی طرح مت کھڑے ہوا کرو وہ اس انداز سے ایک دوسرے کی تعظیم کرتے ہیں۔'' [مسند امام احمد، ص : ۲۵۳ ج : ۵]

مذکورہ احادیث میں قیام کی ممانعت بیان ہوئی ہے۔ اسی طرح ایک آدمی نے آپ سے دریافت کیا کہ کیا ملاقات کے وقت مہمان کے سامنے جھکنا چاہیے؟ آپ نے سختی کے ساتھ اس سے منع فرمایا اور صرف مصافحہ کرنے کی اجازت دی۔ [مسند امام احمد، ص : ۱۹۸ ج : ۳]

اس حدیث سے پتا چلتا ہے کہ کسی دوسرے کے سامنے معمولی سا جھکنا بھی شریعت کو ناگوار ہے، چہ جائیکہ اس کے سامنے رکوع کیا جائے، غیرا   کے لیے سجدہ کرنا بھی سخت منع ہے۔ چنانچہ ایک دفعہ اونٹ نے آپ کو سجدہ کیا تو مہاجرین و انصار کہنے لگے کہ آپ کو حیوانات اور حجر و شجر سجدہ کرتے ہیں، اس بنا پر ہمارا زیادہ حق ہے کہ ہم آپ کو سجدہ کریں، آپ نے فرمایا: ''ایسا کرنا جائز نہیں ہے، تم اپنے رب کی عبادت کرو اور اپنے بھائی کا اکرام کرو۔'' [مسند امام احمد ص: ۷٦ج٦]

حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں حیرہ شہر گیا تو دیکھا کہ لوگ اپنے رہنماؤں کو سجدہ کرتے ہیں میں نے رسول ا   صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: یا رسول ا ! آپ زیادہ حق رکھتے ہیں کہ آپ کو سجدہ کیا جائے، آپ نے فرمایا ''اگر تو میری قبر کے پاس سے گزرے تو کیا اسے سجدہ کرے گا؟'' عرض کیا، نہیں، اس پر آپ نے فرمایا: ''پھر مجھے سجدہ کرنا بھی جائز نہیں ہے۔'' [ابوداود، النکاح: ۲۱۴۰]

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے عملاً آپ کو سجدہ کیا، رسول ا   صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ''اے معاذ! یہ کیا ہے؟'' حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میں ملک شام گیا تھا، وہاں میں نے دیکھا کہ وہ اپنے مذہبی رہنماؤں کو سجدہ کرتے ہیں، اس بنا پر میرے دل نے چاہا کہ آپ کو سجدہ کروں، آپ نے فرمایا: ''ایسا مت کرو اور اگر غیرا   کے لیے سجدہ روا ہوتا تو میں بیوی کو حکم دیتا کہ وہ خاوند کی حق ادائیگی کے لیے اسے سجدہ کرے۔'' [ابن ماجہ، النکاح: ۱۸۵۳]

قیام، رکوع اور سجدہ اگرچہ عبادت نہیں بلکہ مظاہر عبادت ہیں، تاہم ہماری شریعت میں غیرا   کے لیے انہیں ادا کرنا سخت منع کیا گیا ہے، جیسا کہ سابقہ روایات سے معلوم ہوتا ہے لیکن اس بات سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ پہلی امتوں کے لیے تعظیمی سجدہ جائز تھا، جیسا کہ سیدنا یوسف علیہ السلام کو ان کے بھائیوں نے سجدہ کیا تھا قرآن پاک میں اس کی صراحت موجود ہے۔ [۱۲/یوسف: ۱۰۰]

لیکن ہمیں جو دین عطا ہوا ہے وہ ارتقائی مراحل طے کرتے ہوئے مکمل صورت میں ملا ہے۔ اس میں عبادت اور مظاہر عبادت سب ا   تعالیٰ کے لیے ہیں۔ ابن تیمیہ رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ''قیام، قعود، رکوع اور سجدہ صرف ا   وحدہ لاشریک کا حق ہے جس نے زمین اور آسمان کو پیدا کیا ہے اور جو خالص ا   تعالیٰ کا حق ہو، اس میں کسی غیر کا حق نہیں ہونا چاہیے۔ جیسا کہ غیرا   کی قسم اٹھانے کو شرک قرار دیا گیا ہے۔ حدیث میں ہے کہ ''جس نے ا   کے علاوہ کسی مخلوق کی قسم اٹھائی اس نے شرک کیا۔'' [فتاویٰ ابن تیمیہ، ص: ۹۳ ج: ۲۷]

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ مزید لکھتے ہیں کہ ''خشوع وخضوع اور عاجزی وانکساری ا   تعالیٰ کے لیے ہے کیونکہ یہ عبادت ہے جو کسی وقت بھی ا   تعالیٰ کے علاوہ کسی دوسرے کے لیے جائز نہیں ہوئی، البتہ سجدہ کرنا ا   تعالیٰ کے احکام میں سے ایک حکم ہے جس کی بجا آوری ہم پر فرض ہے۔ اگر ا   تعالیٰ تعظیم کے طور پر کسی دوسرے کو سجدہ کرنے کا ہمیں حکم دیتے تو ہم پر اس حکم کی پیروی کرنا ضروری تھا، کیونکہ اس میں ا   تعالیٰ کے حکم کی بجا آوری عبادت اور مسجود کی تعظیم تھی۔ یہی وجہ ہے کہ سجدہ کی دو اقسام ہیں:

ایک سجدہ عبادت: جو کسی وقت بھی ا   تعالیٰ کے علاوہ کسی دوسرے کے لیے جائز نہیں ہوا۔

دوسرا سجدۂ تعظیم: اس میں مسجود کی تعظیم ہوتی ہے۔ ہمارے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ ہم ا   تعالیٰ کے علاوہ کسی دوسرے کے لیے تعظیم کا یہ انداز اختیار کریں، البتہ ہم سے پہلے لوگوں کے لیے ایسا کرنا جائز تھا۔'' [فتاویٰ ابن تیمیہ، ص: ۳٦۰ ج: ۴]

تفصیل کے لیے فتاویٰ ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے درج ذیل مقامات کا مطالعہ مفید رہے گا۔ (ص: ۳۷۲ج: ۱، ص: ۵۰۱، ۵۵۱، ۵۵۳ج: ۱۱، ص: ۸۱، ۹۲ ج: ۲۷)

واضح رہے کہ اس قسم کی فکری اور نظریاتی مباحث کے لیے بہت تفصیل درکار ہوتی ہے جو فتویٰ میں نہیں آسکتی، لہٰذا جو کچھ تحریر کیا گیا ہے اس میں سائل اپنے سوالات کے جواب تلاش کرسکتا ہے۔ [وا   اعلم]

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2، صفحہ نمبر:42

محدث فتویٰ